Fikr-o-Nasar (Islamabad) 12:8 (1975)

اخبار و افکار

وقائع نگار

۱۶ دسمبر: روس کے معروف مسلمان عالم اور روسی کانگریس کے رکن بابا جان غفوروف ادارہ تشریف لائے۔ سیمینار ہال میں ان کا استقبال کیا گیا۔ ڈائرکٹر اور ارکان ادارہ کی طرف سے ڈاکٹر سید علی رضا نقوی نے بابا جان کو خوش آمدید کہا۔ جناب ڈائرکٹر ڈاکٹر اے جے ہالے پوتا نے بابا جان کو ادارے کے اغراض و مقاصد اور ادارے کی علمی سرگرمیوں اور تحقیقی منصوبوں سے متعارف کرایا۔ بابا جان غفوروف نے ان کاموں کا ذکر کیا جو روس میں موجود علمی ادارے انجام دے رہے ہیں۔ روس کے علمی اداروں کا ذکر کرتے ہوئے بابا جان نے اس امر پر زور دیا کہ ادارۂ تحقیقات اسلامی کو ان اداروں سے قریبی رابطہ رکھنا چاہئے تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان دیگر شعبوں کے علاوہ علمی میدان میں بھی تعاون و اشتراک کی راہ ہموار ہو۔ بابا جان نے ادارۂ تحقیقات اسلامی میں ہونے والے مختلف النوع کاموں میں دلچسپی ظاہر کی۔ اس کی مطبوعات ملاحظہ فرمائیں اور ماسٹر پلان کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کی۔ بابا جان نے مذہبی فرقوں پر کام کی ضرورت کی طرف خاص توجہ دلائی۔ ترجمان کی وساطت سے اپنی جوابی تقریر میں انھوں نے مسرت کے جذبات کے ساتھ اس وقت کو یاد کیا جب چند سال پیشتر وہ کراچی میں ادارے کی زیارت سے لطف اندوز ہوئے تھے۔ آخر میں روسی عالم نے کتب خانے کا معائنہ کیا۔ تقریباً دو گھنٹے گذار کر معزز مہمان رخصت ہوئے۔ ادارہ کی مطبوعات کا ایک سیٹ ان کو پیش کیا گیا۔

---

۱۷ دسمبر: مسلم برادر ملک لیبیا کا ایک سرکاری وفد طرابلس یونیورسٹی

کے وائس چانسلر کی سربراہی میں پاکستان آیا ہوا ہے یہ وفد پانچ ارکان پر مشتمل ہے۔ وفد نے ادارے کی زیارت کی اور مجوزہ اسلامی مرکز کے متعلق ڈائرکٹر اور سینئر ارکان ادارہ سے تبادلۂ خیال کیا۔ یہ مرکز پاکستان اور لیبیا کے اشتراک سے کراچی میں قائم کیا جائے گا۔ اس کا مقصد ایسے افراد کی تعلیم و تربیت ہے جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کریں گے۔ وفد نے مجوزہ مرکز اسلامی کے مختلف منصوبوں کا جائزہ لیا اور وزارتی سطح پر کام کو آگے بڑھانے کی سفارش کی۔

---

۳۱ دسمبر: شیخ عبداللطیف شوارفہ، مدیر ادارۂ جمعیت دعوت اسلامیہ، لیبیا، ادارے میں تشریف لائے۔ ڈاکٹر معصومی نے ان کا استقبال کیا اور رفقاء کار سے تعارف کرایا۔ شیخ موصوف پاکستان اور لیبیا کے اشتراک سے قائم ہونے والے مجوزہ مرکز اسلامی کے تنظیمی جلسے میں شرکت کے لئے حج ادا کرکے حجاز سے سیدھے پاکستان تشریف لے آئے۔ شیخ نے چند گھنٹے ادارے کی زیارت میں صرف کئے۔ مطبعہ، لائبریری وغیرہ کا معاینہ کیا۔ اغراض و مقاصد طریق کار نیز مطبوعات کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کیں جس سے بہت متاثر ہوئے اور زائرین کے رجسٹر میں نہایت تحسین کے کلمات بطور ریمارک تحریر فرمائے۔

---

۳ جنوری: ڈائرکٹر کی صدارت میں علمائے ادارہ کا ایک باقاعدہ جلسہ ادارے کے سیمینار ہال میں ہوا۔ جلسہ اس لئے بلایا گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو پردہ سیمین پر پیش کئے جانے کے مسئلہ پر بحث کی جائے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کیا جائے نیز مختلف نقطہ ہائے نظر کا جایزہ لینے کے لئے بعد کسی آخری نتیجے پر پہنچا جائے۔ واضح رہے کہ گذشتہ دنوں مشرق وسطی کی ایک فلم ساز کمپنی نے اعلان کیا

کہ وہ آنحضور کی زندگی کو فلمانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس اطلاع سے عامۃ المسلمین میں بجا طور پر اضطراب پیدا ہوا۔ عامۃالناس کے جذباتی رد عمل سے قطع نظر مسئلہ اس بات کا مقتضی تھا کہ اس پر علمی حیثیت سے غور کیا جائے۔ اور دینی نقطہ نظر سے اس کے حسن وقبح اور جواز و عدم جواز کا کھوج لگایا جائے۔

وفاقی وزیر برائے امور دینیہ مولانا کوثر نیازی نے اس مسئلے پر خاص توجہ کی۔ ان کی ہدایت پر وزارت نے ادارہ تحقیقات اسلامی سے درخواست کی تھی کہ اس سلسلے میں قرآن و حدیث اور دوسرے ذرائع سے نقلی و عقلی دلائل و شواہد فراہم کئے جائیں۔

اس اجتماع میں متعدد ارکان نے مسئلہ زیر بحث پر اپنے خیالات تحریری شکل میں پیش کئے۔ باقی رفقاء نے زبانی اظہار خیال کیا۔ مختلف علماء کی طرف سے پیش کئے گئے نکات پر تفصیل سے جرح و تنقید کی گئی۔ طویل بحث و تمحیص کے بعد آخر میں اجتماع نے متفقہ طور پر یہ رائے دی کہ یہ اقدام شرعی اعتبار سے درست نہ ہوگا۔

فلم سے مزعومہ فوائد کا حصول محل نظر اور مشکوک ہے خصوصاً اس بناء پر کہ پیغمبر اقدس کے کردار کی پیشکش کسی تمثیل کے ذریعہ ممکن نہیں ، اگر اس طرح کی پیشکش کی جرأت کی بھی گئی تو اس سے آنحضور کی شان میں جو گستاخی اور بے ادبی ہوگی وہ مسلمانان عالم کے لئے بالعموم اور پاکستانی عوام کے لئے بالخصوص وجہ اضطراب ہوگی۔